



E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A 1st Year Islamic Studies

Paper : First (Block 1) Islam: Taruf aur Buniyadi Taleemat
Module Name/Title : Pillars of Islam: NAMAZ



DEVELOPMENT TEAM

CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr Fahim Akhtar
PRODUCER	Mr Mujahid Ali



Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India



اکائی 6 : اسلام کے بنیادی ارکان

اکائی کے اجزاء

مقدار	6.1
تمہید	6.2
نماز	6.3
اہمیت و فضیلت	6.3.1
تریتی پہلو	6.3.2
احکام و مسائل	6.3.3
خلاصہ	6.3.4
نمونہ سوالات	6.3.5
روزہ	6.4
تریتی پہلو	6.4.1
احکام و مسائل	6.4.2
خلاصہ	6.4.3
نمونہ سوالات	6.4.4
زکوٰۃ	6.5
فضیلت و اہمیت	6.5.1
فرضیت زکوٰۃ کی حکمتیں	6.5.2
بنیادی احکام	6.5.3
ادا کرنے کا طریقہ	6.5.4
زکوٰۃ کے مصارف	6.5.5
خلاصہ	6.5.6
نمونہ سوالات	6.5.7

- 6.6.1 کعبہ مکرہ
- 6.6.2 فضیلت اور تربیتی پہلو
- 6.6.3 بنیادی احکام
- 6.6.4 حج کے افعال
- 6.6.5 حج کا طریقہ
- 6.6.6 حج کے آداب
- 6.6.7 خلاصہ
- 6.6.8 نمونہ سوالات

6.7 مطالعہ کے لئے معاون کتابیں

6.1 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ اسلام کے بنیادی اركان کو اچھی طرح جان لیں گے، اور انھیں واقفیت ہو جائیگی کہ نماز کسے کہتے ہیں؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ نماز کے ضروری احکام و مسائل کیا ہیں؟ اور نماز پڑھنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اسی طرح یہ معلوم ہو جائے گا کہ روزہ کے کیا احکام ہیں اور روزہ کس طرح انسان کی تربیت کا کردار ادا کرتا ہے، ساتھ ہی زکاۃ کی اہمیت، اس کی حکمت، اس کے ادا کرنے کے طریقے اور اس کے مصارف سے آگاہی حاصل ہوگی اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ حج کسے کہتے ہیں؟ حج کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کے بنیادی احکام کیا ہیں اور حج کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

6.2 تمہید

رکن کے عربی زبان میں مختلف معانی آتے ہیں، ان ہی میں ستون اور بنیاد بھی ہے، اسی مناسبت سے کسی چیز سے متعلق اہم ترین افعال کو رکن کہا جاتا ہے، جس کی جمع ارکان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے، کلمہ شہادت، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج، گویا اسلام میں ان پانچوں امور کی خصوصی اہمیت ہے، اسی لئے ان کو ارکان اسلام کہا جاتا ہے۔ کلمہ شہادت پر گفتگو ایمانیات والی اکائی میں کی گئی ہے، بقیہ چار ارکان کا تعارف ارکان اسلام کے تحت ہے، چنانچہ اس اکائی میں اسلام کے ان ہی بنیادی ارکان کا مختصر تعارف کرایا جائے گا۔ بنیادی ارکان میں سب سے پہلے نماز کی اہمیت و فضیلت بتاتے ہوئے نماز کے اوقات، اس کی شرائط اور ادا کرنے کے طریقے بتائے جائیں گے۔ پھر دوسرا رکن روزہ کا معنی و مفہوم نیز اس کے فوائد پر روشنی ڈالی جائے گی اور بتایا جائے گا کہ روزہ کے ضروری احکام کیا ہیں؟ روزہ میں کن باتوں کی پابندی ضروری ہے اور رکن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد اسلام کے تیسرا بنیادی رکن زکاۃ کا تعارف کرایا جائے گا جس میں اس کی

اہمیت و فضیلت، اس کی حکمتیں، وہ چیزیں جن پر زکاۃ واجب ہوتی ہے، زکاۃ کی ادائیگی کے طریقے اور اس کے مصارف پر وہشی ڈالی جائیگی۔ آخر میں اسلام کے آخری رکھی یعنی حج بیت اللہ کے سلسلہ میں اس کے فضائل و فوائد، اس کے بنیادی احکام، حج کے افعال، حج کرنے کے طریقے اور اس کے آداب پر گفتگو کی جائے گی۔

نماز 6.3

نماز کو عربی زبان میں ”صلوٰۃ“ کہتے ہیں، صلوٰۃ کے معنی عربی اور عبرانی میں دعاء کے ہیں، نماز کی روح دعاء ہے اور نماز میں پڑھے جانے والے تمام کلمات اللہ تعالیٰ کی حمد و شاہدی و پاکی اور دعاء پر مشتمل ہوتے ہیں، اسی مناسبت سے اس کو صلوٰۃ کہا گیا، اصطلاح میں صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے مخصوص افعال کے انجام دینے کو کہتے ہیں، ان افعال کی تفصیل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل کے ذریعہ بتائی اور امت کو تلقین فرمائی، کہ جیسے میں نماز پڑھتا ہوں اسی طرح نماز پڑھو ”صلوا کما رأيتمونى أصلى“۔

6.3.1 اہمیت و فضیلت

کلمہ شہادت کے بعد یہ اسلام کا سب سے اہم رکن ہے، اسی لئے قرآن مجید میں مختلف موقع پر ایمان یا رد کفر کے ساتھ ہی نماز کا ذکر کیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دین کا ستون قرار دیا ہے، طائف کا وند بارگاہ نبوی میں قبول اسلام کے لئے آیا اور اس نے درخواست کی کہ انھیں تین چیزوں سے مستثنی رکھا جائے، نماز، جہاد اور صدقہ، آپ ﷺ نے جہاد اور صدقہ سے تو ان کو مستثنی فرمادیا، لیکن نماز کے بارے میں فرمایا: ”جس دین میں خدا کے سامنے جھکنا نہیں ہے، اس میں کوئی بھلاکی نہیں“، قرآن مجید میں سو سے زیادہ موقع پر مختلف پہلوؤں سے نماز کا ذکر آیا ہے، نیز توحید کے بعد جو پہلا حکم آپ ﷺ کو دیا گیا، وہ بھی نماز ہی ہے۔ (درث: ۳:)

6.3.2 تربیتی پہلو

اسلام میں جو عبادتیں فرض کی گئی ہیں، ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ ساتھ انسان کی تربیت بھی ہے، چنانچہ نماز میں بھی انسان کے تزکیہ و تربیت کی موثر تدبیریں نظر آتی ہیں، یہاں بعض پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- (1) نماز کا ایک اہم مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کا استحضار ہے، جسے قرآن مجید میں ذکر کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے، ”أقم الصلوٰۃ لذکرِی“ (ط: ۱۲)۔ چوں کہ انسان سے یہ بات مطلوب ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ کو یاد رکھے، اسی لئے شب و روز میں پانچ بار نمازیں رکھی گئی ہیں، یہ استحضار اس طرح ہوتا ہے کہ نماز ایک ایسا عمل ہے، جس میں جسم، عقل اور قلب (دل) سب شریک ہیں اور اس میں ان تینوں چیزوں کی حکیمانہ نمائندگی موجود ہے، جسم کے حصہ میں قیام اور رکوع وجود آیا ہے، زبان کے حصہ میں تلاوت و تسبیح آتی ہے، عقل کے حصہ میں تفکر و تدبیر آیا ہے، قلب کے حصہ میں خشوع و خضوع، انبات اور رقت کی کیفیت آتی ہے اور قرآن مجید میں ان تینوں کا ذکر موجود ہے، جسم کے اعمال کی طرف ان آیتوں میں اشارہ ہے :

وقوموا لله قانتين۔ (بقرہ: ۲۳۸)

اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعُلُوا الْخَيْرَ لِعِلْكُمْ
تَفْلِحُونَ۔ (حج: ۷۷)

اے ایمان والو! کوئ کیا کرو اور سجدہ کیا کرو، اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

عقل کے اعمال کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرِبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سَكَارَى حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا
تَقُولُونَ۔ (نساء: ۲۳)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی مت جاؤ، یہاں تک کہ جو کچھ منہ سے کہہ رہے ہو اسے سمجھنے بھی لگو۔

اور قلب کے اعمال کی طرف ان آیات میں اشارہ ہے :

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاطِعُونَ۔ (مومنون: ۱)

یقیناً وہ مومنین کا میاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع برتنے والے ہیں۔

گویا انسان کا پورا وجود اللہ کی طرف متوجہ ہو۔

(2) نماز کا دوسرا ترتیبی پہلو وہ ہے، جس کی طرف قرآن مجید نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے :

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهِيٌ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔ (العنکبوت: ۲۵)

کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

منکر میں تمام گناہ شامل ہیں، خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق الناس سے، اس برائی کا مرکز دل ہو، زبان ہو، آنکھ ہو، ہاتھ پاؤں ہوں یا جسم کا کوئی اور حصہ ہو، اور خشاء سے وہ خاص برائیاں مراد ہیں جو شرم و حیاء اور مسلمہ اخلاقی قدروں کے خلاف ہیں، جیسے زنا، بے پر دگی وغیرہ، خشاء کا اثر چوں کہ پورے سماج پر پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے اخلاقی بیماری نہایت تیزی سے پھیلتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔

نماز کے خشاء اور منکر سے روکنے کی بات اس نکتہ سے مربوط ہے، جس کا اوپر ذکر ہوا، یعنی نماز سے اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور اس کی ذات و صفات کا استحضار ہوتا ہے، خدا کا استحضار اور اس کی نظر کے سامنے ہونے کا احساس، یہ ایسی چیز ہے جو انسان کو گناہ

اور بے حیائی سے روکتی ہے، اسی لئے عملی طور پر بھی یہ بات دیکھی جاتی ہے، کہ جو لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں، وہ بہت سی برائیوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

6.3.3 احکام و مسائل

احادیث میں نماز کی کیفیت، نماز کے شرائط اور اس کے افعال بہت وضاحت کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں، اسی لئے کتب حدیث اور کتب فقہ میں ایک بڑا حصہ احکام نماز سے متعلق ہے، بعض مسائل چوں کہ قرآن و حدیث میں اجمالي طور پر بیان ہوئے ہیں، یا ایسے الفاظ میں ذکر کئے گئے ہیں، جن میں ایک سے زیادہ معنی کا اختال ہے، اس لئے کچھ مسائل میں فقهاء کے درمیان اختلاف رائے بھی پایا جاتا ہے، لیکن زیادہ تر یہ اختلاف زیادہ بہتر اور کم بہتر کا ہے، یہاں ان تفصیلات کا ذکر طوالت کا باعث ہو گا، اس لئے اس سلسلہ میں کتب فقہ سے مراجعت کرنی چاہئے، کچھ ضروری احکام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں :

(الف) شرائط

کچھ امور وہ ہیں، جو نماز کے لئے ضروری ہیں، لیکن نماز کے اندر داخل نہیں ہیں، بلکہ نماز شروع کرنے سے پہلے ہی سے ان کا موجود رہنا ضروری ہے، ایسی باتوں کو شرائط کہتے ہیں، جو ”شرط“ کی جمع ہے، شرائط نماز میں تین باتیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں:

(الف) نمازی کے جسم، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کا ظاہری نجاست سے پاک ہونا، --- ظاہری نجاست سے مراد وہ نجاست ہے کہ خود عقل اور انسانی فطرت اسے ناپاک قرار دیتی ہے، پیشہ، پاخانہ، خون، اور شراب وغیرہ ایسی ہی نجاستیں ہیں، یہ بات ضروری ہے کہ نماز پڑھنے وقت جسم پر یا پہنے ہوئے کپڑے پر، یا ان جگہوں پر جہاں اعضاء سجدہ مس کرتے ہوں، ایسی نجاست نہیں ہو۔

(ب) حکمی نجاست سے پاکی حاصل کرنا، --- نجاست کی بعض صورتیں وہ ہیں، جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات ہی سے معلوم ہوئی ہیں، جیسے پیشہ کرنے کی وجہ سے اعضاء وضو --- ہاتھ، پاؤں، چہرہ اور سر --- کا ایک طرح کی ناپاکی میں آلووہ ہو جانا، ایسی ہی ناپاکی کو ”نجاست حکمی“ یا ”حدث“ کہتے ہیں۔

حدث کی دو قسمیں ہیں :

(1) حدث اکبر۔

(2) حدث اصغر۔

○ حدث اکبر: سے مراد وہ صورتیں ہیں، جن میں پورے بدن کا غسل واجب ہوتا ہے، غسل بنیادی

طور پر چار اسباب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے :

(1) ہم بستری کی ہو۔

(2) مرد یا عورت کو بیداری یا خواب کی حالت میں شہوت کے ساتھ مادہ منویہ کا ازالہ ہو۔



(3) عورت حیض (ماہواری) سے پاک ہوئی ہو۔

(4) عورت نفاس یعنی ولادت کے بعد آنے والے خون سے پاک صاف ہوگئی ہو۔

ان چاروں صورتوں میں غسل واجب ہوتا ہے اور جب تک غسل نہ کر لیں، نمازوں پڑھ سکتے۔

○ حدث اصغر: ان باتوں کو کہتے ہیں، جن سے وضو کرنا واجب ہوتا ہے، بنیادی طور پر وہ تین چیزیں ہیں، جن سے وضوٹ جاتا ہے اور ان کے پیش آنے کے بعد جب تک وضو نہ کر لیا جائے نمازوں نہیں کی جاسکتی، وہ تین چیزیں ہیں: پیشاب، پاخانہ اور ہوا کا خارج ہونا۔۔۔۔۔ ان کے علاوہ بعض اور امور کو بھی "حدث اصغر" شمار کیا گیا ہے، لیکن ان کے بارے میں فقهاء کے درمیان اختلاف ہے۔

○ اگر کوئی شخص یا باری یا پانی فراہم نہ ہونے کی وجہ سے غسل یا وضو نہ کر سکے، تو اس کے لئے تمیم کرنا ضروری ہے۔

○ غسل میں سر سے پاؤں تک پورے جسم پر کم سے کم ایک دفعہ پانی بہانا اور پورے جسم سے اس پانی کا گزرنा ضروری ہے، غسل میں کلی بھی کر لینا چاہئے اور ناک میں پانی بھی ڈالنا چاہئے۔

○ وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو تین بار گٹوں تک دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، اس کے بعد تین بار چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کان کی لو سے دوسرا کان کی لوٹک کا حصہ دھوئے، پھر تین بار دایاں ہاتھ اور تین بار بایاں ہاتھ کہنی تک (کہنیوں سمیت) دھوئے، اس کے بعد ہاتھ بھگو کر پورے سر کا مسح کرے اور سر کے مسح میں بہتر ہے کہ انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کو بچائے اور اس سے کانوں کا مسح کر لے، اس کے بعد تین بار پاؤں دھوئے۔

○ تمیم کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں سے چہرہ کا مسح کرے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مارے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے، یہ تمیم غسل کی حاجت کی صورت میں بھی ہے اور وضو کی حاجت کی صورت میں بھی۔

○ یہ بات ضروری ہے کہ غسل یا وضو پاک پانی سے اور تمیم پاک مٹی سے کیا جائے۔

(ب) اوقات نماز

○ فرض نمازوں کے لئے تیری اہم شرط "اوقات" کی ہے، فجر کا وقت صح صادق کے طلوع ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے، ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے، ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر کا

وقت شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے، سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق ابیض کے ڈوبنے تک باقی رہتا ہے، جو نہیں شفق ڈوبے اور سیاہی پوری طرح چھا جائے عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

- فرض نمازوں کا مقررہ اوقات میں ہی پڑھنا ضروری ہے، اگر بلا عذر تاخیر کر دے، یہاں تک کہ وقت گزر جائے تو نماز قضاۓ ہو جائے گی، اس میں اجر کم ہوتا ہے اور گناہ کا بھی اندیشہ ہے۔
- تین اوقات میں فرض و نفل ہر طرح کی نماز پڑھنا مکروہ ہے :
- (1) سورج کے نکلنے کے وقت، جب تک کہ پوری طرح نکل نہ جائے۔
- (2) سورج کے وسط آسمان میں آجائے کے وقت، جب تک کہ ڈھلن نہ جائے۔
- (3) سورج کے زرد پڑھانے کے وقت، جب تک کہ سورج ڈوب نہ جائے، ہاں، اگر عصر کی نماز ادا نہیں کی ہے تو سورج کے زرد پڑھنے اور ڈوبنے کے درمیان بھی ادا کی جاسکتی ہے۔
- دو اوقات میں نفل نمازوں کی ممانعت ہے، نماز فجر کے بعد، جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد جب تک کہ سورج ڈوب نہ جائے۔

(ج) فرضیت و رکعات

- شریعتِ اسلامی کا مزاج یہ ہے کہ انسان بالکل بندہ نفس ہی نہ بن جائے، کہ اس پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہ ہو اور ایسے احکام بھی نہ ہوں جو انسان کے لئے ناقابل برداشت مشقت اور بوجھ کا باعث ہوں، چنانچہ عاقل، بالغ مردوں اور عورتوں پر نمازیں فرض کی گئی ہیں، نابالغوں اور بچوں پر نماز فرض نہیں ہے، اسی طرح عورتیں جب حالتِ حیض یا حالتِ نفاس میں ہوں، تو ان پر نماز فرض نہیں ہے، بلکہ ناپاک ہونے کی وجہ سے اس حالت میں نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، مسلسل بے ہوشی کی حالت میں بنتا شخص پر بھی نماز فرض نہیں، بیماروں پر نماز فرض ہے، لیکن نماز کے ادا کرنے کے طریقے میں ان کے ساتھ خصوصی رعایت رکھی گئی ہے، وہ کھڑے ہونے پر قادر نہ ہوں تو بیٹھ کر اور بیٹھنے پر قادر نہ ہوں تو لیٹ کر بھی نماز ادا کر سکتے ہیں، رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتے ہوں تو اشارہ کرنا کافی ہے، مسافر پر بھی نماز فرض ہے، لیکن ان کے لئے کچھ خصوصی رعایتیں ہیں، جیسے طویل مسافت کے سفر میں چار رکعت والی نمازیں دور رکعت ادا کی جائیں گی، سواری سے اتر کر نماز پڑھنے میں وقت ہو تو سواری پر بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے، اگر کسی وجہ سے قبلہ رُخ ہونے میں وقت ہو، تو جس سمت نماز پڑھنے میں سہولت ہو، اس سمت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

- فجر میں دور رکعت فرض اور اس سے پہلے دور رکعت سنت ہے، ظہر میں چار رکعت فرض، اس کے بعد دور رکعت سنت ہے اور فرض سے پہلے بھی اکثر فقهاء کے نزد یہ چار رکعت سنت ہے، عصر میں چار رکعت فرض ہے، مغرب میں تین رکعت

فرض اور اس کے بعد دور رکعت سنت ہے، عشاء میں چار رکعت فرض اور اس کے بعد دور رکعت سنت ہے، نماز عشاء کے بعد ایک اور اہم نماز ”نمازو تر“ ہے جو تین رکعت ادا کرنی چاہئے، اس کی تیسرا رکعت میں رکوع سے پہلے دعا و قوت بھی پڑھی جاتی ہے۔

(د) نفل اور کچھ مخصوص نمازوں

نفل نمازوں میں کوئی تحدید نہیں، لیکن چند مشہور و مأثور نمازوں کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے :

- نمازِ اشراق: یہ طلوع آفتاب کے بعد اور آفتاب ڈھلنے کے درمیان جو وقت آتا ہے، اس کے نصف اول میں کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہے، بہتر ہے کہ کم سے کم چار رکعت ادا کرے۔
- نصف آخر میں صلوٰۃ الفحی: (نمازِ چاشت) مسنون ہے، جس کا وقت، وقتِ کروہ شروع ہونے سے پہلے تک ہے، یہ کم سے کم دور رکعت ادا کی جاسکتی ہے۔
- اوایمین: نمازِ مغرب کے بعد نمازِ اوایمین پڑھی جاسکتی ہے، بہتر ہے کہ چھر رکعتیں پڑھی جائیں۔
- نمازِ تجد: عشاء اور فجر کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک آخربش میں ادا کرنے کا تھا اور زیادہ تر آپ ﷺ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔
- نمازِ تراویح: یہ خاص رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی نماز ہے، ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک بیس رکعت پڑھی جائے گی اور ہر دور رکعت پر سلام پھیرا جائے گا۔
- نمازِ استققاء: اگر قحط سالی ہو اور بارش نہ ہوتی ہو، تو یہ دور رکعت جماعت کے ساتھ ادا کی جائے گی۔
- نمازِ کسوف: سورج گھن کے موقع پر دور رکعت نمازِ طویل قراءت کے ساتھ جماعت سے ادا کی جائے گی۔
- نمازِ حاجت: انسان کو کوئی بھی ضرورت درپیش ہو، اس کے لئے دور رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حاجت براری کی دُعا کرنی چاہئے، حدیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔۔۔۔ اسی لئے ززلہ، طوفان، غیر معمولی حالات اور استخارہ وغیرہ کے لئے بھی دور رکعت نماز پڑھنا یا کسی خوشی کے موقع پر بطور شکرانہ کے دو گانہ ادا کرنا مستحب ہے۔
- مخصوص نمازوں میں عیدین کی نماز بھی ہے، جو پہلی شوال اور دس ذوالحجہ کو مخصوص طریقہ پر ادا کی جاتی ہے اور اس کا ادا کرنا واجب ہے۔
- نمازِ جمعہ: جمعہ کے دن مقیم شخص کے لئے ظہر کے بجائے نمازِ جمعہ ادا کرنا ضروری ہے، جس سے پہلے خطبہ دینا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا شرط ہے، جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد بھی سنتیں ہیں۔
- نمازِ دراصل خدا اور بندے کے درمیان براہ راست ربط و تعلق کا نہایت ہی اثر انگیز اور افضل طریقہ ہے، اس لئے جتنی نفل نمازوں میں پڑھی جائیں کم ہیں اور ہر اہم موقع کے لئے شریعت میں نماز رکھی گئی ہے۔

(ه) نماز ادا کرنے کا طریقہ

- قبلہ خ کھڑا ہو، نماز کی نیت کرے، دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے۔
 - پھر پہلے شنا، اس کے بعد تعودہ، پھر ”بسم اللہ“ پڑھے۔
 - اس کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے اور سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے، نیز پہلی دور کتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورہ یا قرآن کی کچھ آیات (کم سے کم تین چھوٹی آیتیں ہوں یا ان کے برابر ایک بڑی آیت) کی تلاوت کرے۔
 - پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے رکوع میں جائے، رکوع میں کم سے کم تین بار ”سبحان ربی العظیم“ پڑھے، رکوع سے اٹھتے ہوئے امام ہو تو ”سمع الله لمن حمدہ“ کہے، مقتدی ہو تو ”ربنا اللہ الحمد“ کہے اور تہنی نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے ”سمع الله لمن حمدہ“ پھر ”ربنا اللہ الحمد“ کہے۔
 - اس کے بعد سجدہ میں چلا جائے، سجدہ کی حالت میں ضروری ہے کہ دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے، دونوں ہتھیلیاں، پیشانی اور ناک زمین پر ہو، سجدے کی حالت میں کم سے کم تین بار ”سبحان ربی الأعلى“ پڑھنا چاہئے، ایک رکعت میں دو سجدے ہیں، پہلے سجدہ سے ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے بیٹھے، پھر دوبارہ ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدہ میں جائے اور دوسرے سجدہ سے ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔
 - نماز کی دوسری اور چوتھی رکعت میں قعدہ کیا جاتا ہے، اگر چار رکعت والی نماز ہو تو دوسری رکعت والا قعدہ ”قعدہ اولی“ ہو گا، قعدہ کی حالت میں دوز انو بیٹھنا، اور تشهد پڑھنا ہے اور قعدہ آخرہ میں تشهد کے بعد درود اور مخصوص دُعاء بھی پڑھنی ہے، اگر دوہی رکعت والی نماز ہے، تو دوسری رکعت والا قعدہ ہی قعدہ آخرہ سمجھا جائے گا اور اس میں تشهد، درود اور دُعاء پڑھیں گے۔
 - نماز کے تمام افعال سے فارغ ہونے کے بعد ائمیں اور بائیں گردن پھیرتے ہوئے ”السلام علیکم و رحمة الله“ کہا جائے گا، ---- اس طرح ”اللہ اکبر“ سے نماز کی ابتداء ہوئی تھی اور سلام پر اس کی تکمیل ہو گئی۔
 - نماز چوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی ہے، اس لئے نماز کی حالت میں گفتگو کرنے، چلنے اور غیر متعلق کام کرنے، قبلہ سے رُخ پھیرنے وغیرہ کی ممانعت ہے، ایسے افعال سے بعض صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں میں مکروہ، کتب فقہ میں ان کا تفصیل سے ذکر موجود ہے۔
- (و) نماز--ایک اثر انگیز عبادت

نماز کی حرکات و سکنات اور اس کے اوراد و ظائف پر غور کیا جائے، تو یہ خدا کی بندگی اور خدا کے سامنے انسان کے عجز و فروتنی کا اعلیٰ ترین مظہر ہے، جس میں انسان خدا کے سوا ہر چیز بیشمول اس کی ذات، اس کی وجہت اس کی دولت و ثروت سب کی

بڑائی کی نفی کرتا ہے، پھر پوری نماز میں بار بار اپنے ماک کی حمد و ستائش کے گن گاتا ہے، تمام کوتا ہیوں اور خامیوں سے اس کے پاک اور بالاتر ہونے کا بار بار اعتراف کرتا ہے، خدا کے حضور عرض کرتا ہے کہ اس کی تمام جانی و مالی عبادتیں اسی کے لئے ہیں، اس کے محبوب بندوں پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے، ایک غلام بے نوا کی طرح کبھی ہاتھ باندھ کھڑا ہے، کبھی کمر تک جھکا ہوا ہے اور کبھی اپنی پیشانی اور ناک تک زمین پر بچھائے ہوا ہے، پھر نماز ختم کرتے ہوئے اپنی کوتا ہی و تقصیر کا بر ملا اعتراف کرتا ہے کہ :

اللّٰہ! میں نے تو اپنی ذات پر بڑی زیادتی کی ہے، آپ کے سوا کوئی نہیں جو میرے گناہوں کو معاف کرے،
پس آپ مجھے اچھی طرح اپنی طرف سے معاف کر دیجئے اور مجھ پر حرم فرمائیے، بے شک آپ ہی کوتا ہیوں کو
معاف کرنے والے اور حرم فرمانے والے ہیں!

اس کے بعد نمازی اپنے دائیں باکیں دوسرا نمازیوں کو سلام کرتا ہے، گویا وہ اب تک اس دنیا میں نہیں تھا، نماز کے ان لمحات میں وہ خدا کی چوکھت پر ڈیرہ ڈالے ہوا تھا اور اب وہ پھر خلق اللہ کی طرف واپس آگیا ہے۔

نماز کی اس پوری کیفیت کو دیکھئے، کہ اس میں کس طرح اپنی ذات کی نفی ہے، خدا کی کبریائی کا اقرار ہے، اپنے آپ کو اس کے حوالے کرنے کا اعلان و اظہار ہے، اپنی تقصیرات اور کوتا ہیوں کا اقرار ہے اور ہر فعل اور ہر قول خدا کے سامنے انسان کی بندگی اور غلامی کا مظہر ہے، واقعہ ہے کہ اس کیفیت کا تربیت نفس اور تزکیہ میں نہایت ہی مؤثر رول ہے اور مذاہب عالم میں ایسی پُر کیف عبادت کی غالباً کوئی مثال نہیں۔

6.3.4 خلاصہ

- 1 نماز دوسرا سب سے اہم رکن ہے، اور اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔
- 2 نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد کوتا زہ کرنا اور اپنے اندر بے حیائی اور برائی سے بچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔
- 3 نماز کے درست ہونے کے لئے جسم، کپڑا اور نماز کی جگہ کا ظاہری نجاست سے پاک ہونا، نیز باوضو ہونا اور اگر وضو کرنے کی طاقت نہ ہو، تو یقین کرنا ضروری ہے۔
- 4 فرض نمازوں کے مقررہ اوقات ہیں، ان ہی اوقات میں نماز کا ادا کرنا ضروری ہے، نیز کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- 5 نماز عاقل، بالغ، مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہوتی ہے، بیماروں اور مسافروں کے لئے کیفیت نماز میں خصوصی رعایتیں ہیں۔
- 6 فرض نمازوں اور بعض نفل نمازوں کی بھی رکعات و اوقات متعین ہیں، عام نفلوں کے لئے رکعات و اوقات کی تحدید نہیں۔
- 7 نماز کی پوری کیفیت اور تمام افعال و اوراد متعین ہیں، جو حدیث سے ثابت ہیں اور فقهاء نے انھیں تفصیل کے ساتھ مرتب کر دیا ہے۔

6.3.5 نمونہ سوالات

- 1 صلوٰۃ کی نفوی اور اصطلاحی تعریف کیجئے؟
 - 2 اسلام میں نماز کی کیا اہمیت ہے؟ اس پر روشنی ڈالئے۔
 - 3 نماز میں کیا کیا تربیتی پہلو پائے جاتے ہیں؟
 - 4 نماز کے درست ہونے کے لئے کیا شرطیں ہیں؟
 - 5 درج ذیل الفاظ کی تشریح کیجئے :
- ظاہری نجاست، حکمی نجاست، حدث اکبر، حدث اصغر، غسل، وضو، تیمّم۔
- 6 فرض نمازوں کے اوقات، نیز مکروہ اوقات کیا کیا ہیں؟
 - 7 اس سبق میں جن نفل نمازوں کا ذکر آیا ہے ان کے نام لکھئے۔
 - 8 تکمیر خرید سے سلام تک نمازوں کی کیفیت پر اجتماعی روشنی ڈالیئے۔

6.4 روزہ

”روزہ“ کو عربی میں ”صوم“ کہتے ہیں، جس کے لفظی معنی رکے رہنے کے ہیں، روزہ میں چوں کہ انسان بعض باتوں سے دن بھر رکارہتا ہے؛ اس لئے اس کو ”صوم“ کہا جاتا ہے، اصطلاح میں روزہ عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع سے رکے رہنے کو کہتے ہیں۔

روزہ کی فضیلت اس بات سے ظاہر ہے، کہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق یہ گزشته تمام امتوں پر بھی فرض رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں، مختلف گناہوں کے لئے روزہ کو کفارہ بنایا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے اثر کے ختم ہونے کے لئے روزہ نہایت موثر عمل ہے، اسی طرح فرض روزوں کے لئے رمضان المبارک کا جو مہینہ منتخب کیا گیا، اس کے بھی بے شمار فضائل حدیثوں میں موجود ہیں اور اسی ماہ کی ایک شب کوشب قدر ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جو اپنی فضیلت و عظمت اور اس میں ہونے والے اعمال کے اجر و ثواب کے اعتبار سے ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

6.4.1 تربیتی پہلو

روزہ کا مقصد انسان کے اندر رضیت نفس کی قوت پیدا کرنا ہے، جس کو قرآن مجید کی اصطلاح میں ”تقویٰ“ کہتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

REFERENCE ONLY

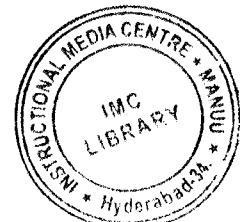
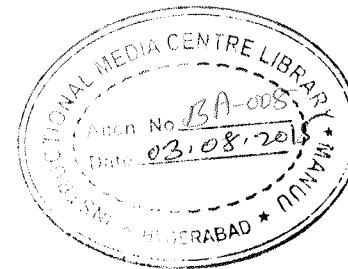
اگر کسی حاجی سے کسی جانور کے قتل کی حرکت قصد ا صادر ہو تو اس پر اس کا خون بہال الزم آتا ہے، جس کا نام کفارہ ہے، یعنی اس مقتول جانور کے برابر کسی حلال جانور کی قربانی، یا چند تھا جوں کو کھانا کھلانا یا اتنا ہی روزہ رکھنا، اور صرف اسی پر موقوف نہیں، بلکہ حج اور احرام کے مقررہ احکام کی جب بھی خلاف ورزی ہو، اس کی تلافی کے لئے دم یا صدقہ اور بعض صورتوں میں روزہ واجب ہوتا ہے۔

6.6.7 خلاصہ

- 1 حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، جو کعبۃ اللہ سے متعلق ہے اور اس کا مقصد ایمان کوتازہ کرنا اور از سرِ نو پا کیا زندگی گذارنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔
- 2 حج ہر عاقل و بالغ مسلمان صاحبِ استطاعت مرد و عورت پر فرض ہے۔
- 3 حج کی تین قسمیں ہیں: افراد، تمتع اور قران۔
- 4 حج کے مہینے شوال، ذوقعدہ، ذوالحجہ اور ایام 12-11 ذوالحجہ ہیں۔
- 5 میقات اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں سے احرام باندھے بغیر نہیں جایا جاسکتا اور یہ پانچ جگہیں ہیں۔
- 6 9 ذوالحجہ کو وقوف عرفہ اور شب کو وقوف مزدلفہ، 10 کو جمعرہ عقبی پر ری، بال منڈانا یا تراشوانا، پھر قربانی کرنا، نیز طوافِ زیارت کرنا، حج کے اہم افعال ہیں، 11 اور 12 ذوالحجہ کو تینوں جمرات پر ری کرنا واجب ہے، اور حج تمتع و حج قران کرنے والوں پر قربانی بھی واجب ہے۔
- 7 احرام کی حالت میں سرڑھکنے، ناخن تراشنے، بال کٹانے اور خوشبو استعمال کرنے، جماع اور دوائی جماع کا ارتکاب منوع ہے اور عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگنے دیں۔
- 8 حج کا خاص ذکر تلبیہ پڑھنا ہے۔

6.6.8 نمونہ سوالات

- 1 میقات کے کہتے ہیں؟ اور یہ کون کون سے مقامات ہیں؟
- 2 تلبیہ اور اس کا معنی تحریر کیجئے؟
- 3 حج تمتع، قران اور افراد کی تعریف کیجئے؟
- 4 8 سے 12 ذوالحجہ تک کے افعال پر مختصر و شنی ڈالئے؟



6.7 مطالعہ کے لئے معاون کتابیں

- | | |
|----------------------|--------------------------------------|
| 1 - سیرۃ النبی (سوم) | علامہ سید سلیمان ندوی (اردو) |
| 2 - ارکان اربعہ | مولانا سید ابو الحسن علی ندوی (اردو) |
| 3 - علم الفقہ | مولانا عبدالشکور فاروقی (اردو) |
| 4 - اسلامی فقہ | مولانا مجیب اللہ ندوی (اردو) |
| 5 - فقہ اسلامی | مولانا منہاج الدین یمنی (اردو) |
| 6 - بہار شریعت | مولانا امجد علی (اردو) |
| 7 - قاموس الفقہ | مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (اردو) |

-:00:-